© rasailojaraid.com

بین الاقوامی امور

سی ایس سی ای اور سوویت مسلمان

یورپ میں سلامتی اور تعاون کی کانفرنس، جو سی ایس سی ای کے نام سے معروف ہے ایک مستقل فورم ہے۔ اس میں البانیہ کے سوا تمام یورپی ممالک اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا شامل ہیں۔ اس کا آغاز 1970ء کی ابتدائی دہائی میں ہوا اور 1975ء میں اس وقت اپنے عروج پر پہنچ گیا جب ہلیسنکی فائنل ایکٹ پر جو معاہدہ ہلیسنکی کے نام سے بھی مشہور ہے، دستخط کیے گئے۔ اس دستاویز کی کوئی قانونی حیثیت نہیں، تاہم سیاسی لحاظ سے وہ تمام 35 شریک ریاستیں اس کی پابند ہیں۔ جن میں سے ہر ایک نے اپنی مکمل مرضی سے اس معاہدے کی دفعات سے اتفاق کیا۔ ان دفعات میں دیگر موضوعات کے علاوہ انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا احترام، عوام کا حقِ خود ارادیت، تنازعات کا پر امن حل، سرحدوں کی عدم خلاف ورزی اور اقتصادی، سائنسی اور ماحولیاتی تعاون وغیرہ کے امور شامل ہیں۔

اگرچہ سی ایس سی ای کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک نئے یورپ کا تعمیراتی ڈھانچہ ہے تاہم انسانی پہلوؤں اور انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام کے عہد و پیمان کو اس کی اہم ترین بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ سی ایس سی ای کے انسانی پہلو سے متعلق ماہرین کی تین کمیٹیوں کے اجلاسوں میں سے دوسرا اجلاس 5 جون سے 29 جون 1990ء کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں منعقد ہوا۔ (پہلا اجلاس مئی 1989ء میں پیرس میں ہوا تھا) اس میں 35 ممالک کے وزرائے خارجہ اور البانیہ کے نمائندے نے بطور مبصّر شرکت کی۔ کانفرنس نے انسانی حقوق اور انسانی روابط کے پہلوؤں کو عملی جامہ پہنانے اور سی ایس سی ای نے انسانی پہلوؤں کے سلسلے میں جو طریق کار اختیار کیا ہے، ان کا جائزہ لیا اور سی ایس سی ای کی ریاستوں میں انسانی حقوق کے سلسلے میں ذمہ داریوں پر عمل درآمد کے لیے مزید ٹھوس اقدامات کی تجاویز پر غور کیا۔

سی ایس سی ای کی سرگرمیاں یورپ کے مختلف حصّوں میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے بہت اہم ہیں۔ مسلمانوں کے لیے زیادہ دلچسپی کا پہلو انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں سے متعلق پالیسیوں کے مندرجات ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آیا انہیں عملی طور پر حقیقی زندگی میں نافذ بھی کیا جاتا ہے کہ نہیں۔ سی ایس سی ای کی رکن ریاستوں میں اس وقت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

15 کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ بد قسمتی سے مسلمان تنظیموں کو ان امور کا یا تو بالکل شعور ہی نہیں ہے یا ہے بھی تو بہت معمولی۔ ان میں ان کی شرکت برائے نام ہے۔ حالانکہ مسلمان ان سرگرمیوں میں غیر سرکاری تنظیموں کے توسط سے حصّہ لے سکتے ہیں۔ غیر سرکاری تنظیموں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ نئی پالیسیوں میں ردّ و بدل اور ذمّہ داریوں پر عمل درآمد کی توثیق کے شعبوں میں اہم کردار ادا کریں۔

سوویت یونین اور مشرقی بلاک کے ملکوں میں حالیہ تبدیلیوں اور دیگر ملکوں کے سی ایس سی ای میں وعدوں کے باوجود ان علاقوں میں مسلمانوں کو اسلام پر چلنے اور ان کی زندگیوں کو متاثر کرنے والے سیاسی عمل میں شرکت کے لیے اپنے آپ کو منظم کرنے کی اس طرح اجازت نہیں ہے۔ جس طرح کہ مغربی یورپ یا شمالی امریکہ میں رہائش پذیر مسلمانوں کو مواقع میسر ہیں۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر موجودہ مسلمان تنظیموں کی توجہ اس جانب مبذول کرانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس ضمن میں کئی غیر سرکاری تنظیموں کے قیام کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ تاکہ یہ تنظیمیں ستمبر 1991ء میں ماسکو میں سی ایس سی ای کی تیسری اور آخری کانفرنس میں شریک ہوسکیں۔

مسلمانوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ نئے یورپ کی تعمیر کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کا بھرپور ساتھ دیں۔ خصوصاً جن کا تعلق انسانی حقوق اور مذہبی آزادی سے متعلق پہلوؤں سے ہے۔ شاید اس طرح وہ اس عمل کا لازمی حصّہ بن جائیں اور اپنے انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کی یقین دہانی حاصل کرلیں۔

سوویت پارلیمانی وفد پاکستان میں

گذشتہ دنوں سوویت یونین کا پارلیمانی وفد پاکستان آیا تو اس وفد میں وسط ایشیا اور قازقستان کے مسلمانوں کے مذہبی بورڈ کے چیئرمین مفتی محمد یوسف محمد صادق بھی شامل تھے۔ مفتی محمد یوسف محمد صادق پہلے منتخب شخص ہیں جو مسلمانوں کے مذہبی بورڈ کے چیئرمین بنے ہیں۔ ان سے ایک ملاقات میں ہم نے سوویت یونین کے مسلمانوں کے بارے میں کچھ گفتگو کی ہے۔ جس کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔

اپنے بارے میں انہوں نے بتایا کہ ابتدائی تعلیم ازبکستان سے اور اسلامی تعلیم اسلامی یونیورسٹی طرابلس سے حاصل کی ہے۔ محمد مفتی یوسف محمد صادق کے روسی صدر گورباچوف

© rasailojaraid.com